نقد و نظر

اذکارِ ابرار، اردو ترجمہ گلزارِ ابرار

مصنف: محمد غوثی شطاری مانڈوی

مترجم: فضل احمد جیوری

ناشر: اسلامک بک فاؤنڈیشن سمن آباد، لاہور

ملنے کا پتہ: مکتبہ المعارف، گنج بخش روڈ، لاہور

صفحات: ۶۷۲، کاغذ، طباعت، جلد عمدہ، قیمت: ۳۶ روپے

شیخ محمد غوثی بن حسن بن موسیٰ شطاری گجراتی مانڈوی، مغل حکمران سلطان جہانگیر کے دور کے مشہور صوفی اور عالم دین تھے۔ انھوں نے گلزارِ ابرار کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی جو ۶۱۲ علما و مشائخ کے حالاتِ زندگی اور ضروری کوائف پر مشتمل ہے اور اس سلسلے کا ایک بہترین اور قابلِ مطالعہ مجموعہ ہے۔ اصل کتاب فارسی میں ہے، جو ابھی تک طبع نہیں ہوئی۔ اس کے قلمی نسخے لینڈسینا، بانکی پور، ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ، کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن اور برٹش میوزیم کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ شخصی طور پر بھی اس کا ایک نسخہ منشی یار اللہ خان ساکن اجین (بھارت) اور ایک نسخہ کراچی کے سید سخاوت علی خسرو کے پاس موجود ہے۔

اس کتاب کا ترجمہ ۱۳۲۶ھ (۱۹۰۸ء) میں ہندوستان کے ایک عالم جناب فضل احمد نے کیا تھا جو اسی سال مطبع مفید عام آگرہ سے طبع ہوا۔ یہ ترجمہ اذکارِ ابرار کے نام سے موسوم ہے۔ یہ ترجمہ بھی اب نایاب تھا۔ حال ہی میں اس مطبوعہ نسخے کا عکس اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور کی طرف سے شائع کیا گیا ہے، جو اس وقت پیشِ نگاہ ہے۔ کتاب اپنے موضوع میں بہت عمدہ ہے علمی حلقوں میں اس کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ اسلامک بک فاؤنڈیشن نے اسے دوبارہ شائع کر کے اہلِ ذوق کی بنیادی ضرورت کو پورا کر دیا ہے اور ایک علمی خدمت انجام دی ہے ہم اپنے قارئین سے اس

کے مطالعہ کی پُر زور سفارش کرتے ہیں۔ (م - ا - ب)

دی ہولی قرآن

ترجمہ اور تشریحی تعلیقات

مترجم و شارح : مولانا عبدالحمید صدیقی

شائع کردہ : اسلامک بک سنٹر، لاہور

مولانا عبدالحمید صاحب صدیقی ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اپنی علمی زندگی کو اس جلیل القدر مقصد کے لیے وقف کر رکھا ہے کہ قرآن و سنت کی روح اور تقاضوں کو انگریزی زبان میں اس انداز سے منتقل کر دیا جائے کہ جس سے مغربی دنیا کو ان علوم و معارف سے استفادہ و آشنائی کا موقع فراہم ہو، جو براہِ راست عربی زبان کی باریکیوں سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ایک عرصے سے محروم چلی آرہی ہے۔

اس سے پہلے وہ صحیح مسلم کے انگریزی ترجمہ سے عہدہ برآ ہو چکے ہیں اور اب ان کا ارادہ ہے کہ قرآن حکیم کے ترجمہ کی طرف متوجہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس اہم فریضہ کو ادا کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اس وقت ہمارے سامنے قرآن حکیم کا پہلا پارہ ہے جس کو انھوں نے انگریزی کے قالب میں ڈھالا ہے۔

ترجمے کے بارے میں ہماری جچی تُلی رائے یہ ہے کہ اس سے کسی بھی زبان کی اصلی و حقیقی خوبیوں کو منتقل نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ ہر زبان کا اسلوبِ اظہار، مزاج اور دلالت و ترجمانی کا انداز اپنا ہوتا ہے، جس کو بعینہٖ کسی بھی دوسری زبان میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے جب بھی کوئی شخص ترجمہ کرنے کی زحمت گوارا کرے گا، اسے دو باتوں میں سے ایک کو بہرحال اختیار کرنا پڑے گا۔ یا تو وہ اس چیز کا اہتمام کرے گا کہ اصل زبان کی صرف و نحو اور اسلوبِ اظہار کا پورا پورا خیال رکھے۔ اور یا اس کی کوشش اس ڈھنگ کی ہوگی کہ جس زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے، اس کے مزاج، خصوصیات اور تیور نسبتاً زیادہ ملحوظِ خاطر رہیں۔ صدیقی صاحب کا تعلق اول الذکر انداز سے ہے۔ انھوں نے کوشش کی ہے کہ ترجمہ میں عربی زبان کے صرفی و نحوی تقاضے مجروح نہ ہونے پائیں۔ اور یہی ان کے ترجمہ